السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتْ الْمَحِیضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ یُرٰی مِنْہَا اِلاہٰذَا وَہٰذَا) -وَأَشَارَاِلٰی وَجْہِہٖ وَکَفَّیْہِ"

(اسماء کی حدیث ہے۔ اس کی صحت کیسی ہے؟ صحیح ہے یاکہ ضعیف؟ (فتاوی المدینہ: 11

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ہمارے نزدیک تمام طرق کے مجموعہ کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے باوجودیکہ بعض صحابیات کا عمل اس کے مطابق تھا۔ "سنن بیہقی" میں اسماء کی ہی ایک حدیث آئی ہے ایک دوسرے طریق سے۔ پہلے طریق کے علاوہ کہ ضعیف منقطع ہے۔ اس کی سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں۔ ابن لہیعہ کے علاوہ۔ ابن لہیعہ کے بارے میں معروف ہے کہ وہ صدوق ہے اور یہ اپنے حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کتابیں جل جانے کے بعد۔ بہت سارے علماء ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی طرح کے اکثر اوقات اس کی حدیث ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔ کبھی کبھی ابن لہیعہ کی حدیث کو حسن لذاتہ قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ ہماری یہ رائے نہیں لیکن یہ بات استشہاد کے قابل ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

احادیث کے علل اور روایات پر نقد کا بیان صفحہ: 289

محدث فتویٰ